

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ نَحْمَدُهُ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِهِ الْکَرِیْمِ وَعَلٰی عِبْدِهِ الْمَوْعُوْدِ

Office Of The Sadr Majlis Ansarullah Bharat

دفتر صدر مجلس انصار اللہ بھارت

Mohalla Ahmadiyya Qadian-143516 Dt.Gurdaspur (PUNJAB)

Ph: +91-01872-220186, Fax : +91-01872-224186, Mob. +91-9815494687, E-Mail : ansarullahbharat@gmail.com

اولاد کے لئے دعا اور خواہش اس سوچ کے ساتھ اور اس دعا کے ساتھ ہونی چاہئے کہ
ایسی اولاد ہو جو دین کو دنیا پر مقدم کرنے والی ہو

واقفین نو کے ماں باپ کو اپنے بچوں کی تربیت کی طرف خاص طور پر توجہ دینی چاہئے اور ان کے لئے دعا بھی کرنی چاہئے کہ وہ بڑے ہو کر دین کو دنیا پر مقدم کرنے والے ہوں، یہ نہیں کہ صرف وقف نو کا ٹائٹل لگا کر کہہ دیا کہ ہم تو اپنے کام کر رہے ہیں بلکہ پہلے وہ جماعت سے پوچھیں کہ جماعت کو ضرورت ہے کہ نہیں، جماعت اگر اجازت دیتی ہے اپنے کام کرنے کی تو کریں ورنہ ان کو خالصتاً اپنے عہد کو پورا کرتے ہوئے اپنے آپ کو وقف کے لئے پیش کرنا چاہئے

خلاصہ خطبہ جمعہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بیان فرمودہ مورخہ 14 جولائی 2017 بمقام مسجد بیت الفتوح، مورڈن (لندن)

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: بہت سے عورتیں مرد لکھتے ہیں کہ ہمارے ہاں اولاد ہونے والی ہے اس کے لئے دعا کریں یا یہ کہ ہم کیا دعا کریں اس اولاد کے لئے یا پھر یہ بھی کہ ہماری اولاد ہے بچے ہیں اور بچپن سے جوانی کی طرف بڑھ رہے ہیں ان کی تربیت کی فکر رہتی ہے ان کے لئے کیا دعا کریں کس طرح ان کی تربیت کریں کہ ہمارے بچے صحیح راستے پر اور نیکیوں پر قائم رہیں۔ اللہ تعالیٰ نے یہ ہم مسلمانوں پر احسان فرمایا ہے کہ قرآن کریم میں مختلف جگہوں پر بچوں کی پیدائش سے پہلے سے لے کر تربیت کے مختلف دوروں میں سے جب بچہ گزرتا ہے تو اس کے لئے دعائیں بھی سکھائی ہیں اور تربیت کا طریق بھی بتایا ہے اور والدین کی ذمہ داریوں کی طرف بھی توجہ دلائی ہے۔ اگر ہم یہ دعائیں کرنے والے اور اس طریق کے مطابق اپنی زندگی گزارنے والے اور اپنے بچوں کی تربیت کی طرف توجہ دینے والے ہوں تو ایک نیک نسل آگے بھیجے والے بن سکتے ہیں۔ اس بات میں کوئی شک نہیں کہ بچوں کی تربیت کوئی آسان کام نہیں اور خاص طور پر اس زمانے میں جب قدم قدم پر شیطان کی پیدا کی ہوئی دلچسپیاں مختلف رنگ میں ہر روز ہمارے سامنے آ رہی ہوں تو یہ بہت مشکل کام ہے لیکن اللہ تعالیٰ نے جب دعائیں اور طریق بتائے ہیں تو اس لئے کہ اگر ہم چاہیں تو خود بھی اور اپنے بچوں کو بھی شیطان کے حملوں سے بچا سکتے ہیں لیکن اس کے لئے مسلسل دعاؤں، اللہ تعالیٰ کی مدد اور محنت اور کوشش کی ضرورت ہے ایک مسلسل جہاد کی ضرورت ہے اور حقیقی مؤمن سے یہی توقع کی جاتی ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ جڑ کر اپنے آپ کو بھی اور اپنی اولاد کو بھی شیطان کے حملوں سے بچائے نہ کہ مایوس ہو جائے یا تھک جائے اور خوفزدہ ہو کر منفی سوچوں کو اپنے اوپر طاری کر لے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام جس انقلاب کے پیدا کرنے کے لئے دنیا میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے بھیجے گئے اس کا حصہ بننے کے لئے ہم نے اپنی تمام تر صلاحیتوں اور استعدادوں کو استعمال کرنا ہے اور اپنی نسل میں بھی اس روح کو پھونکنا ہے جو ہمارے مقاصد ہیں ان کے لئے دعائیں بھی کرنی ہیں ان کی تربیت بھی کرنی ہے کہ معاشرے کے ان سب گندوں اور غلاظتوں کے باوجود ہم نے شیطان کو کامیاب نہیں ہونے دینا انشاء اللہ تعالیٰ۔ دنیا میں خدا تعالیٰ کی حکومت قائم کرنے کی کوشش کرنی ہے۔

اللہ تعالیٰ نے نیک اولاد کے لئے ہمیں دعائیں قرآن کریم میں سکھائی ہیں۔ ایک جگہ حضرت زکریہ علیہ السلام کے ذریعہ دعا سکھائی اور وہ دعا یہ ہے کہ رَبِّ هَبْ لِي مِنْ لَدُنْكَ ذُرِّيَّةً طَيِّبَةً ۗ إِنَّكَ سَمِيعُ الدُّعَاءِ۔ اے میرے رب مجھے اپنی جناب سے پاکیزہ ذریت عطا کر

یقیناً تو بہت دعائیں سننے والا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے خود یہ دعا سکھائی کہ میں دعائیں سننے والا ہوں اس لئے تم بھی کہو کہ اے اللہ تو دعا سننے والا ہے اس لئے ہماری دعائیں قبول کر اور ہمیں پاک اولاد بخش۔ پس جب دعا کی خواہش ہو جب پاکیزہ اولاد کی خواہش ہو تو اس کے لئے دعا بھی ہونی چاہئے لیکن ساتھ ہی ماں باپ کو بھی ان پاکیزہ خیالات کا اور نیک اعمال کا حامل ہونا چاہئے جو نیکیوں اور انبیاء کی صفت ہیں وہ اختیار کرنے کی ضرورت ہے۔ بعض دفعہ مائیں دینی امور کی طرف توجہ دینے والی ہوتی ہیں عبادت کرنے والی ہوتی ہیں تو مرد نہیں ہوتے بعض جگہ مرد ہیں تو عورتیں اپنی ذمہ داری پوری نہیں کر رہیں۔ اولاد کے نیک ہونے اور زمانے کے بد اثرات سے بچنے کے لئے ضروری ہے کہ اولاد کی خواہش اور اولاد کی پیدائش سے بھی پہلے مرد عورت دونوں نیکیوں پر عمل کرنے والے ہوں۔

قرآن کریم میں حضرت زکریا کے حوالے سے اس دعا کا بھی ذکر ملتا ہے سورۃ الانبیاء میں کہ رَبِّ لَا تَذَرْنِي فَرْدًا وَاَنْتَ خَبِيرٌ الْوَرِثِيْنَ کہ اے میرے رب مجھے اکیلا نہ چھوڑ اور توبسب وارثوں سے بہتر ہے۔ اس دعا میں بھی جب اللہ تعالیٰ کو خیر الوارثین کہا ہے تو واضح ہے کہ اولاد کی دعا صرف اس لئے نہیں کہ اولاد ہو جائے اور وارث پیدا ہو جائیں جو دنیاوی معاملات کے وارث ہوں بلکہ ایسے وارث اللہ تعالیٰ کی طرف سے عطا ہوں جو دین کو دنیا پر مقدم رکھنے والے ہوں اور ظاہر ہے ایسی دعا وہی لوگ مانگ سکتے ہیں جو خود بھی دین کو دنیا پر مقدم رکھنے والے ہیں۔ اگر دنیا داری میں انسان ڈوبا ہوا ہے تو نیک وارث کس طرح مانگے گا۔ اگر کوئی عورت صرف اس لئے اولاد کی خواہش کر رہی ہے کہ خاوند کی خواہش ہوتی ہے ایسی اولاد پھر بعض دفعہ ابتلا کا موجب بن جاتی ہے اولاد کی خواہش بڑی جائز خواہش ہے لیکن ساتھ ہی نیک وارث پیدا ہونے کی بھی دعا کرنی چاہئے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اس بات کو بیان فرماتے ہوئے کہ اولاد کی خواہش صرف وارث بنانے کے لئے نہ کرو بلکہ نیک صالح اور خادم دین وارث بنانے کے لئے کرو ورنہ اولاد بھی ابتلاء کا باعث بن سکتی ہے۔ ایک موقع پر فرماتے ہیں کہ

اولاد کا ابتلاء بھی بہت بڑا ابتلاء ہے اگر اولاد صالح ہو تو پھر کس بات کی پرواہ ہو سکتی ہے۔ خدا تعالیٰ خود فرماتا ہے۔ وھو یتولی الصالحین۔ یعنی اللہ تعالیٰ آپ صالحین کا متولی اور متکفل ہو جاتا ہے۔ اگر بد بخت ہے انسان تو خواہ لاکھوں روپیہ اس کے لئے چھوڑ جاؤ وہ بد کاریوں میں تباہ کر کے پھر قلاش ہو جائے گی اور ان مصائب اور مشکلات میں پڑے گی۔ جو شخص اپنی رائے کو خدا تعالیٰ کی رائے اور منشا سے متفق کرتا ہے وہ اولاد کی طرف سے مطمئن ہو جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی رائے اور منشا کیا ہے کہ دین کو دنیا پر مقدم کرو۔

پھر ایک جگہ آپ فرماتے ہیں نصیحت کرتے ہوئے اسی اولاد کے ضمن میں کہ پس خود نیک بنو اور اپنی اولاد کے لئے ایک عمدہ نمونہ نیکی اور تقویٰ کا ہو جاؤ اور اس کو متقی اور دین دار بنانے کے لئے سعی اور دعا کرو۔ جس قدر کوشش تم ان کے لئے مال جمع کرنے کے لئے کرتے ہو اسی قدر کوشش اس امر میں کرو۔ پھر آپ فرماتے ہیں کہ اولاد کی خواہش ہوتی ہے لوگوں کو لیکن ہوتا یہ ہے کہ بعض اوقات صاحب جائیداد لوگوں کو یہ میں نے کہتے سنا ہے کہ کوئی اولاد ہو جائے جو اس جائیداد کی وارث ہو۔ مگر یہ نہیں جانتے کہ جب مر جائیں گے تو شرکاء کون اور اولاد کون، سبھی غیر بن جاتے ہیں۔ اولاد کے لئے اگر خواہش ہو تو اس غرض سے ہو کہ وہ خادم دین ہو۔

پھر اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں ہمیں یہ بھی دعا سکھائی کہ وَاَصْلِحْ لِي فِي ذُرِّيَّتِي اِنَّيْ تَبْتُ الْاَيْتِكَ وَاِنِّي مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ کہ میرے لئے میری ذریت کی بھی اصلاح کر دے یقیناً میں تیری طرف رجوع کرتا ہوں اور بلاشبہ میں فرمانبرداروں میں سے ہوں۔ یہاں اولاد کی اصلاح کرنے کی دعا کی ہے تو ساتھ اس بات کا بھی اقرار کیا ہے کہ میں تیری طرف رجوع کرنے والوں اور فرمانبرداروں میں سے ہوں یا ہوں۔ پس اولاد کے لئے جب دعا ہو تو اللہ تعالیٰ کے احکامات پر عمل اور اللہ تعالیٰ کی کامل فرمانبرداری ضروری ہے تبھی دعا قبول ہوتی ہے۔

پس بہت بڑی ذمہ داری ہے ماں کی بھی اور باپ کی بھی۔ اگر اپنے نمونے اس تعلیم کے خلاف ہیں جو اللہ تعالیٰ نے دی ہے تو پھر اصلاح

کی دعائیں نیک نیتی بھی نہیں ہوتی اور جب اس طرح کا عمل نہ ہو تو پھر یہ شکوہ بھی غلط ہے کہ ہم نے اپنی اولاد کے لئے بہت دعا کی تھی لیکن پھر بھی وہ بگڑ گئی یا ہمیں ابتلاء میں ڈال دیا۔

پھر اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں ایک بڑی جامع دعا بیان فرماتا ہے کہ رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ أَزْوَاجِنَا وَذُرِّيَّاتِنَا قُرَّةَ أَعْيُنٍ وَاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِينَ إِمَامًا کہ اے ہمارے رب ہمارے اپنے جیون ساتھیوں اور اپنی اولاد سے آنکھوں کی ٹھنڈک عطا کر اور ہمیں متقیوں کا امام بنا دے۔ یہ دعا اولاد کے لئے اور اپنے جیون ساتھیوں کے لئے مردوں کو بھی کرنی چاہئے اور عورتوں کو بھی۔ جب عورت اور مرد نیک اور صالح اولاد کی خواہش رکھتے ہوئے دعا کرتے ہیں تو پھر اولاد کی پیدائش کے بعد بھی ان کے کام ختم نہیں ہو جاتے بلکہ ماں بھی اور باپ بھی بیوی بھی اور خاندن بھی اپنے اپنے دائرے میں نگران اور امام ہیں اور یہ حق اس وقت ادا ہوگا جب خود بھی تقویٰ پر چلنے والے ہوں اور ان کے لئے بچوں کے لئے دعا کرنے والے ہوں گے اور اپنے اعمال کو بھی دیکھنے والے ہوں گے۔

ایک جگہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں۔ لوگ اولاد کی خواہش تو کرتے ہیں مگر نہ اس لئے کہ وہ خادم دین ہو بلکہ اس لئے کہ دنیا میں ان کا کوئی وارث ہو اور جب اولاد ہوتی ہے تو اس کی تربیت کا فکر نہیں کیا جاتا نہ ان کے عقائد کی اصلاح کی جاتی ہے دین سکھانا بھی ضروری ہے۔ یہ نہیں ہے کہ باہر سے وقت نہیں ملا دنیاوی پڑھائی میں مصروف ہیں دنیاوی کاموں میں مصروف ہیں اس لئے نہ خود توجہ دی دین سکھانے کی نہ بچوں کے لئے کوئی انتظام کیا۔ عقائد سکھانا دین سکھانا بڑا ضروری ہے۔ فرمایا اور نہ اخلاقی حالت کو درست کیا جاتا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ یاد رکھو کہ اس کا ایمان درست نہیں ہو سکتا جو اقرب تعلقات کو نہیں سمجھتا۔ جب وہ اس سے قاصر ہے تو اور نیکیوں کی امید اس سے کیا ہو سکتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے اولاد کی خواہش کو اس طرح پر قرآن میں بیان فرمایا ہے کہ رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ أَزْوَاجِنَا وَذُرِّيَّاتِنَا قُرَّةَ أَعْيُنٍ وَاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِينَ إِمَامًا۔

یعنی خدا تعالیٰ ہم کو ہماری بیویوں اور بچوں سے آنکھ کی ٹھنڈک عطا فرما دے اور یہ تب ہی میسر آ سکتی ہے کہ وہ فسق و فجور کی زندگی بسر نہ کرتے ہوں بلکہ عباد الرحمن کی زندگی بسر کرنے والے ہوں اور خدا کو ہر ایک شے پر مقدم کرنے والے ہوں اور آگے کھول کر کہہ دیا کہ واجعلنا للمتقين اماما۔ کہ اولاد اگر نیک اور متقی ہو تو یہ ان کا امام ہی ہوگا۔ اس سے گویا متقی ہونے کی بھی دعا ہے یعنی اپنے آپ کے متقی ہونے کے لئے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں تقویٰ پر چلنے والا بنائے اور آگے پھر اولاد کی بھی متقی ہونے کی دعا ہے۔ غرض اولاد کے واسطے صرف یہ خواہش ہو کہ وہ دین کی خادم ہو اور خاص طور پر واقفین نو کے والدین کو بہت زیادہ توجہ دینی چاہئے کہ اپنے بچوں کی دین کی طرف توجہ دلائیں۔

پھر آپ فرماتے ہیں کہ میں دیکھتا ہوں کہ لوگ جو کچھ کرتے ہیں وہ محض دنیا کے لئے کرتے ہیں۔ محبت دنیا ان سے کراتی ہے خدا کے واسطے نہیں کرتے۔ اگر اولاد کی خواہش کرے تو اس نیت سے کرے و جعلنا للمتقين اماما۔ پر نظر کر کے کرے کہ کوئی ایسا بچہ پیدا ہو جائے جو اعلیٰ کلمہ اسلام کا ذریعہ ہو۔ جب ایسی پاک خواہش ہو تو اللہ تعالیٰ قادر ہے کہ ذکر یا کی طرح اولاد دے دے مگر میں دیکھتا ہوں کہ لوگوں کی نظر اس سے آگے نہیں جاتی کہ ہمارا باغ ہے یا اور ملک ہے وہ اس کا وارث ہو اور کوئی شریک اس کو نہ لے جائے مگر وہ اتنا نہیں سوچتے کہ کمبخت جب تو مر گیا تو تیرے لئے دوست دشمن اپنے بیگانے سب برابر ہیں۔ بہر حال جیسا کہ میں نے پہلے بھی کہا کہ خاص طور پر واقفین نو کے ماں باپ جو ہیں ان کو اپنے بچوں کی تربیت کی طرف خاص طور پر توجہ دینی چاہئے اور ان کے لئے دعا بھی اس مقصد کے لئے کرنی چاہئے کہ وہ بڑے ہو کر دین کو دنیا پر مقدم کرنے والے ہوں وقف کرنے والے ہوں یہ نہیں کہ صرف وقف نو کا ٹائٹل لگا دیا اور بڑے ہو کر کہہ دیا کہ ہم تو اپنے کام کر رہے ہیں بلکہ جو واقفین نو ہیں پہلے وہ جماعت سے پوچھیں کہ جماعت کو ضرورت ہے کہ نہیں اور جماعت اگر اجازت دیتی ہے ان کو اپنے کام کرنے کی تو کریں ورنہ

ان کو خالصتاً اپنے عہد کو پورا کرتے ہوئے اور والدین کے عہد کو پورا کرتے ہوئے اپنے آپ کو وقف کے لئے پیش کرنا چاہئے۔ پس اولاد کے لئے دعا اور خواہش اس سوچ کے ساتھ اور اس دعا کے ساتھ ہونی چاہئے کہ ایسی اولاد ہو جو دین کو دنیا پر مقدم کرنے والی ہو جو ہماری یعنی ماں باپ کی اور خاندان کی عزت قائم کرنے والی ہو اپنے دادا پڑدادا کے نام کی عزت قائم کرنے والی ہو۔ بہت سے ایسے خاندان ہیں جن کے باپ دادا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابہ میں سے تھے صرف ان کی اولاد ہونا ہی کافی نہیں۔ لوگ بتاتے ہیں بڑے فخر سے۔ اچھی بات ہے لیکن فخر تب ہونا چاہئے کہ وہ نیکیاں بھی جاری ہوں کہ اولاد ہونا کافی نہیں ہے بلکہ ماں باپ کا یہ بھی کام ہے کہ اپنی اولاد کے لئے یہ بھی دعا کریں کہ وہ ان کی نیکیاں باپ دادا کی نیکیاں قائم کرنے والے بھی ہوں اور جب یہ دعا ماں باپ کر رہے ہوں گے تو اپنے پر بھی نظر رکھیں گے کیونکہ ہم اپنے باپ دادا کے نام کو زندہ رکھنے والے بھی بن سکتے ہیں جب ہم اپنے اعمال پر بھی نظر رکھنے والے ہوں۔

پس اپنے جائزوں کے ساتھ ہر ایک کو آخری وقت تک بچوں کی نیک فطرت اور صالح ہونے کے لئے دعائیں کرتے رہنا چاہئے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ خدا تعالیٰ کی نصرت انہی کے شامل حال ہوتی ہے جو ہمیشہ نیکی میں آگے ہی آگے قدم رکھتے ہیں۔ فرمایا ایک جگہ ٹھہر نہیں جاتے اور وہی ہیں جن کا انجام بخیر ہوتا ہے اور انجام بخیر کے لئے آپ نے فرمایا کہ اپنے لئے اور اپنے بیوی بچوں کے لئے مستقل دعا کرتے رہنا چاہئے۔ پھر آپ فرماتے ہیں کہ وہ کام کرو جو اولاد کے لئے بہترین نمونہ اور سبق ہو۔ یہ والدین کا کام ہے۔ اور اس کے لئے ضروری ہے فرمایا اس کے لئے ضروری ہے کہ سب سے اول خود اپنی اصلاح کرو۔ اگر تم اعلیٰ درجہ کے متقی اور پرہیزگار بن جاؤ گے اور خدا تعالیٰ کو راضی کر لو گے تو یقین کیا جاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ تمہاری اولاد کے ساتھ بھی اچھا معاملہ کرے گا۔ فرمایا کہ قرآن شریف میں خضر اور موسیٰ علیہم السلام کا قصہ درج ہے کہ ان دونوں نے مل کر ایک دیوار کو بنا دیا جو یتیم بچوں کی تھی۔ وہاں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ **وَكَانَ أَبُوهُمَا صَالِحًا**۔ ان کا والد صالح تھا۔ یہ ذکر نہیں کیا کہ وہ آپ کیسے تھے بچے کیسے تھے بلکہ ماں باپ کا ذکر کیا۔ فرمایا کہ پس اس مقصد کو حاصل کرو۔ اولاد کے لئے ہمیشہ اس کی نیکی کی خواہش کرو تو اللہ تعالیٰ پھر اولاد کے بھی سامان پیدا فرماتا رہے گا ان کی بہتری کے لئے اور ان کے رزق کے لئے۔

پس یہ وہ بنیادی اصول ہے جس کی طرف بار بار حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے توجہ دلائی ہے اور یہ قرآنی تعلیم کی ہی وضاحت ہے کہ ماں باپ کا اپنا نمونہ ہی بچوں کی تربیت میں کردار ادا کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق دے کہ ہم میں سے ہر ایک اولاد کے لئے بہترین نمونہ بننے والے ہوں۔ دین کو دنیا پر مقدم کرنے کے عہد کو پورا کرنے والے ہوں۔ دوسروں کی طرف نظر رکھنے کی بجائے بعض لوگوں کی عادتیں ہوتی ہیں کہ دوسروں کی طرف دیکھتے رہتے ہیں کہ وہ کیسا ہے اپنی اصلاح کی طرف توجہ دینے والے ہوں۔ تبھی ہم آگے نیک نسل بھی چلا سکتے ہیں اور تقویٰ پر چلنے والے ہوں۔ اپنی اولاد کے لئے مستقل دعائیں کرنے والے ہوں تاکہ اللہ تعالیٰ ہماری اولاد کو بھی ہمیشہ ہماری آنکھوں کی ٹھنڈک بنائے رکھے اور پھر یہ سلسلہ آگے بھی چلتا چلا جائے۔

.....☆.....☆.....☆.....

Khulasa Khutba Jumma Huzoor Anwar 14 - July - 2017

BOOK POST (PRINTED MATTER)

To

**From : Office Ansarullah Bharat, Aiwan-e-Ansar
Mohalla Ahmadiyya Qadian-143516, Dt.Gurdaspur, PUNJAB**